السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود فتوی دیتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ عمل بہت خطرناک اور کبیرہ گناہ ہے علم کے بغیر بات کو اللہ تعالیٰ نے شرک کے ساتھ بیان کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُل إِنَّما حَرَّمَ رَبِّىَ الفَوٰحِشَ ما ظَهَرَ مِنها وَما بَطَنَ وَالإِثمَ وَالبَغىَ بِغَيرِ الحَقِّ وَأَن تُشرِكوا بِاللَّهِ ما لَم يُنَزِّل بِهِ سُلطـٰنًا وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ٣٣ ... سورة الاعراف

(اے پیغمبر') کہہ دیجیے کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی (حرام کیا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی (حرام کیا ہے) کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں ۔"یہ حکم سب کو شامل ہے کہ اللہ کی ذات کے بارے میں یا اس کی صفات کے بارے میں یا اس کے افعال کے بارے میں یا اس کے شرعی احکام کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنا منع ہے کسی شخص کے لئے بھی اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں فتوی دینا جائز نہیں جب تک اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے بارے میں اللہ تعالی کی شریعت کا حکم کیا ہے اور اس کے لئے اس کے پاس اس ملکہ کا ہونا بھی ضروری ہے جس سے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے نصوص کے معنی و مفہوم کو بھی سمجھ سکے جب اس میں یہ ملکہ پیدا ہو جائے تو پھر وہ فتوی دے سکتا ہے مفتی درحقیقت اللہ تعالی کی ترجمانی کرتا اور نبی ﷺ کے ارشادات کو آگے پہنچاتا ہے لہذا اگر وہ کوئی بات علم کے بغیر کہتا ہے یا نظر اجتہاد اور دلائل پر غور کی روشنی میں حاصل ہونے والے ظن غالب کے بغیر کہتا ہے تو اس نے علم کے بغیر اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طر بات منسوب کرنے کے جرم کا ارتکاب کی لہذا اسے سزا کے لئے تیار رہنا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

فَمَن أَظلَمُ مِمَّنِ افتَرىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النّاسَ بِغَيرِ عِلمٍ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدِى القَومَ الظّـٰلِمينَ ١٤٤ ... سورة الانعام

"تو اس شخص سے زیادہ کون ظلم ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے تاکہ ازراہ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے کچھ شک نہیں کہ اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38